آم کے نقصان دہ کیڑوں کا انسداد

زرعی فیچر سروس: نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب

آم کا پیداواری مرحلہ پانچ اہم مراحل پر محیط ہے جس میں نباتاتی بڑھوتری، جڑوں کی نشوونما، خوابیدگی، پھولوں کا نکلنا اور پھل کا بننا اور اس کی نشوونما شامل ہیں۔ ان پانچوں مراحل کے دوران اگر کسی بھی مرحلہ پر آم کے باغات کی مناسب دیکھ بھال نہ کی جائے تو اچھے اور معیاری پھل کا حصول ناممکن ہو جاتا ہے۔ حصول کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ اس لئے آم کے باغات کو نقصان دہ کیڑوں سے بچانا بھی انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ خوابیدگی کے دوران نقصان دہ کیڑوں بالخصوص آم کی گدھیڑی اور تیلہ کا بروقت تدارک پھولوں کے موسم میں نقصان دہ کیڑوں کے ممکنہ حملے میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔ آم کے مرکزی پیداواری علاقہ میں ملتان اور رحیم یار خان کے اضلاع کا شمار ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ان اضلاع میں گدھیڑی کا حملہ بالکل نہ ہونے کے برابر نظر آتا تھا لیکن گذشتہ چند سالوں میں اسکے حملہ کی شدت میں بتدریج اضافہ نظر آ رہا ہے۔ آم کی گدھیڑی کے بالغ نر پردار اور سائز میں مادہ کی نسبت چھوٹا ہوتا ہے۔ چاکلیٹی رنگ کا حامل نر سائز میں عموماً گھریلو مکھی سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کے اگلے دو پروں کا رنگ قرمزی ہوتا ہے جبکہ پچھلے دونوں پر چھوٹے رہ جاتے ہیں جن کو ہالٹیئرز (Halteres) کہتے ہیں۔ بالغ مادہ پروں کے بغیر، چپٹی اور سفید پاؤڈر سے ڈھکی ہوئی ہوتی ہے اور تمام عمر پودوں کا رس چوستی ہے۔ گدھیڑی کے انڈے شلجم کے بیج سے مشابہت رکھتے ہیں۔ انڈے کا رنگ شروع میں چمکدار گلابی ہوتا ہے جو بعد میں زردی مائل ہو جاتے ہیں۔ ان انڈوں سے دسمبر کے آخر یا جنوری کے شروع میں بچے یا نمف نکلنا شروع ہوتے ہیں۔ بچے نکلنے کا عمل ماہ جنوری میں بھی جاری رہتا ہے۔ اس کیڑے کے بچے کی تین حالتیں ہوتی ہیں پہلی حالت وسط دسمبر تا فروری کے شروع تک رہتی ہے، دوسری حالت فروری تا وسط مارچ جب کہ تیسری حالت مارچ تا اپریل رہتی ہے۔ مادہ بچے ان تینوں حالتوں کی تکمیل کے بعد بغیر کسی اور تبدیلی کے پورے قد کی مادہ بن جاتے ہیں جو بغیر پر کے ہوتی ہیں۔ مگر نر چار حالتوں کے بعد پیوپا میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور پھر پیوپا میں سے مکمل پردار نر نمودار ہوتا ہے۔ نر مادہ سے فوری طور پر جفتی کرنے کے بعد 7 دن کے اندر مر جاتے ہیں جبکہ مادہ 22 تا 47 دنوں کے اندر درختوں سے نیچے اتر کر زمین میں انڈے دینے کے ساتھ ہی مر جاتی ہے۔ یہ انڈے ماہ مئی میں دیئے جاتے ہیں جو دسمبر تک زمین میں پڑے رہتے ہیں۔ دسمبر کے آخر یا جنوری میں ان سے بچے نکلنا شروع ہو جاتے ہیں یوں اس کیڑے کی سال میں ایک نسل ہوتی ہے۔ گدھیڑی کے بچے اور بالغ مادہ درختوں کی نرم شاخوں، شگوفوں، پتوں، پھولوں اور ٹہنیوں سے رس چوستے ہیں۔ ان کے جسم سے لیس دار مادہ کے اخراج کی وجہ سے سیاہ پھپھوندی پیدا ہونے پر ضیائی تالیف میں رکاوٹ آ جاتی ہے۔ حملہ شدہ پودوں کے نرم شگوفے اور پھول مرجھا کر سوکھ جاتے ہیں اور ٹہنیاں کمزور ہو جاتی ہیں، جس سے پودوں کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا ہے اور پیداوار میں خاطر خواہ کمی واقع ہوتی ہے۔ اس کے مربوط طریقہ انسداد کیلئے شاخ تراشی کے دوران زمین کو چھونے والی ٹہنیاں زمین سے ڈیڑھ تا دو فٹ اونچی کاٹ دیں تا کہ گدھیڑی یہاں سے درختوں پر نہ چڑھ سکے۔ نیز موجودہ موسم میں درختوں کے تنوں کے گرد ہلکی گوڈی کر کے انڈوں کی تلفی کی جا سکتی ہے۔

شروع دسمبر میں پودوں کے تنوں کے گرد رکاوٹی بند لگا کر گدھیڑی کو پودوں کے اوپر چڑھنے سے روکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے سطح زمین سے تین فٹ اونچائی پر پودوں کے تنوں پر مٹی اور توڑی کا لیپ لگائیں تا کہ تنے کی سطح ہموار ہو جائے اور پھر اس ہموار سطح پر پولی تھین کی تقریباً ایک فٹ چوڑی شیٹ باندھ دیں اس شیٹ کے وسط میں ایک انچ چوڑا اچھی گریس کا بند لگائیں اور اس بند کے نیچے تنے پر ہر ہفتہ باقاعدگی سے کسی مناسب دوائی کا سپرے کریں تا کہ یہ کیڑے کسی دوسرے راستے

سے پودوں پر نہ چڑھ جائیں۔آم کی گدھیڑی کے شدید حملہ کی صورت میں کیمیائی انسداد کیلئے محکمہ زراعت پنجاب کے مقامی زرعی ماہرین کے مشورہ سے زرعی زہروں کا سپرے کریں۔ اگر گدھیڑی کا حملہ صرف درختوں کے تنوں تک ہی محدود ہوتو ہاتھ والی سپرے مشین (نیپ سیک سپر یئر) کے ذریعے درختوں کے تنوں پر بنائے گئے رکاوٹی تنوں کے نیچے سپرے کریں۔یاد رہے کہ مینگوملی بگ کی پہلی اور دوسری حالت میں ہی کیمیائی انسداد ممکن ہوتا ہے۔

اسی طرح آم کا تیلہ باغات میں سارا سال پر دار حالت میں موجود رہتا ہے۔موسم گرما میں دن کے وقت گرمی اور روشنی سے بچنے کے لئے درختوں کے تنوں اور جھنڈ میں چھپا رہتا ہے جبکہ موسم سرما میں درختوں کی کٹی پھٹی چھال اور پتوں کے نیچے پناہ لیتا ہے۔بالغ کیڑے کثیر تعداد میں تنوں کی چھال میں چھپ کر موسم سرما گزار لیتے ہیں۔ماہ فروری کے اوائل میں درجہ حرارت کے بڑھنے پر چھال سے دوبارہ باہر نکل آتے ہیں اور پھر یہ پھولوں کے گچھوں پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور وہاں رس چوس کر پھول سے پھل بننے کے عمل کو متاثر کرتے ہیں۔لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ خوابیدگی کے دوران آم کے چھپے ہوئے تیلہ کی تلفی کو مناسب کیڑے مار زہر کے سپرے سے ممکن بنایا جائے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہاتھ والی سپرے مشین (نیپ سیک سپر یئر) کے ذریعے صرف درختوں کے تنوں پر سپرے کریں۔ اس مقصد کے لئے محکمہ زراعت پنجاب کے مقامی زرعی ماہرین کے مشورہ سے نئی کیمیائی خصوصیات کی حامل زہر کے استعمال سے آم کے تیلے کا مناسب تدارک ممکن ہے۔تجربات سے یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ خوابیدگی کے دوران اس کیڑے کے خلاف مناسب حکمت عملی سے نئے پھول نکلنے پر اور پھل بننے کے ابتدائی مراحل تک اس کیڑے کی آبادی میں واضح کمی کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆☆